رہنمائے اساتذہ برائے

تدریس جزاء الاعمال

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب جزاءالاعمال
گھروں، تعلیمی اداروں اور مدارس میں پڑھانے کی مختصر ہدایات۔

بیت الحکمہ ایجوکیشن سسٹم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رہنمائے اساتذہ برائے

تدریس جزاء الاعمال

از: حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

بیت الحکمہ ایجوکیشن سسٹم کے نصاب میں کتاب "جزاء الاعمال" پڑھانے کی ہدایات

تعارف:

کسی بھی قوم کی اچھی تربیت کے لیے یہ لازمی ہے کہ ان کے نصاب میں ایسی کتابیں شامل کی جائیں جو ان کی روحانی اور اخلاقی ترقی میں معاون ہوں۔ کم قسمتی سے ہمارے رائج تعلیمی نظام میں ایسی کتابیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جس کا نتیجہ ہمیں زندگی کے تمام شعبے میں نظر آتا ہے جہاں افراد عمومی طور پر اپنے اعمال کے دنیا اور آخرت پر پڑنے والے نتائج سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں۔

اللہ تعالٰی کی توفیق اور فضل سے **بیت الحکمہ ایجوکیشن سسٹم** کی طرف سے یہ ضروری سمجھا گیا کہ نصاب میں ایسی کتابیں شامل کی جائیں جو اخلاقی اور روحانی ترقی کا باعث بنیں اور افراد کو صرف تعلیم یافتہ نہیں بلکہ تربیت یافتہ بنانے اور ان کے روحانی شعور کو بیدار کرنے میں بھی معاون ہوں، تاکہ یہ افراد آگے چل کر معاشرے میں دینی اور اخلاقی اقدار کو پروان چڑھانے اور ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی استعداد رکھتے ہوں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کی کتاب "جزاء الاعمال" اخلاقی اور روحانی تربیت کے حوالے سے ایک اہم کتاب ہے، جو انسانی اعمال کے دنیا اور آخرت پر پڑنے والے اچھے اور برے نتائج پر مختصر مگر جامع انداز میں روشنی ڈالتی ہے۔ یہ کتاب جہاں اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے وہیں برائی کے راستے پر چلنے سے ہونے والے تباہ کن اثرات جو دنیا اور آخرت میں مرتب ہوتے ہیں ان پر بھی تفصیل سے بات کرتی ہے۔ گویا اگر افراد کو

تعلیم یافتہ بناتے وقت جزا وسزا کی یہ فہم ان کے اندر پیدا کر دی جائے تو ان کا نیک اور صالح ہونا آسان ہو جائے گا لیکن اگر ان باتوں کو نظر انداز کر کے انہیں صرف تعلیم یافتہ بنا دیا جائے تو ان کا نیکی کے راستے پر چلنے کا امکان بھی کم ہو گا، اور پھر یہ نہ صرف اپنے لیے دنیا و آخرت کی مشکلات پیدا کریں گے بلکہ دوسروں کی پریشانی کا باعث بھی بنیں گے۔

"جزاء الاعمال" نصاب میں شامل کرنے کے مقاصد:-

مولانا اشرف علی تھانوی کی کتاب "جزاء الاعمال" کو نصاب میں شامل کرنے سے کئی اہم تعلیمی، اخلاقی اور روحانی فوائد حاصل کرنے مقصود ہیں۔ چند اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

1. متوازن نصاب:

اس کتاب کو دیگر کتب کے ساتھ نصاب میں شامل کرنے کا ایک مقصد مجموعی طور پر ایک متوازن نصاب ترتیب دینا ہے جو صرف علمی و فنی مضامین ہی نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی تعلیم کا بھی ذریعہ بنے۔

2. اعمال کے نتائج کا فہم:

طلباء کو اچھے اور برے اعمال کے اثرات کے بارے میں قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ سے مستند آگاہی فراہم کرنا، کہ کیسے ان کے اعمال ان کی دنیا اور آخرت کی زندگی پر اثر ڈالتے ہیں اور دونوں جہانوں کی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا باعث بنتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی آنے والی زندگی میں نیکی کے راستے کو اختیار کرنے اور برائی کے راستے سے بچنے کی کوشش کریں۔

3. روحانی ترقی:

طلباء کے ایمان کی مضبوطی اور دین کے فہم کو مزید پختہ کر کے اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

4. تقویٰ اور اخلاص کی ترغیب:

طلباء کو تقویٰ و اخلاص کے ساتھ نیک اعمال سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی ترغیب دینا، تاکہ وہ

دنیاوی زندگی میں ہر عمل کو کرتے ہوئے دین کے احکامات کو جزا اور سزا کے یقین کے ساتھ پیش نظر رکھیں۔

5. کردار سازی:

اس کتاب کے ذریعے تقویٰ، للّٰہیت اور اخلاص کی صفات کے ساتھ دیانتداری اور ذمہ داری کے احساس جیسی اقدار پیدا کرنا بھی مقصود ہے۔ تاکہ اس کتاب کو پڑھنے والے جس شعبے میں بھی کام کریں وہ پوری توجہ اور دھیان اور جزا و سزا کے یقین کے ساتھ کام کریں تاکہ معاشرے سے بددیانتی، بدعنوانی، مفاد پرستی، لالچ، حسد اور رشوت خوری جیسی اخلاقی برائیاں ختم کرنے میں مدد ملے۔

6. معاشرتی اور سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا:

طلباء کو اچھے اعمال کی اہمیت اور دوسروں کی مدد کرنے کی تعلیم دے کر سماجی ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا۔ تاکہ وہ ایک مثالی باعمل مسلمان بن سکیں اور عمومی طور پر معاشرے اور خصوصی طور پر پوری اُمت مسلمہ کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

7. ایثار اور قربانی کی حوصلہ افزائی:

طلباء کو ایثار و قربانی سکھانا اور ہر کام کرتے ہوئے مثبت کردار ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس بات کی ترغیب دینا کہ اپنے حق کو دبا کر دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں ہی انسان کی عظمت اور کامیابی ہے۔

8. تعلیمی مقاصد:

طلباء کو ان کے اپنے اعمال کا تنقیدی جائزہ لینے اور ان کے نتائج پر غور کرنے اور اصلاح اور بہتری کی کوشش کرتے رہنے کی ترغیب دینا۔

9. عملی مقاصد:

عملی زندگی میں کتاب سے سیکھے گئے اصولوں کو روزمرہ زندگی پر لاگو کرنے کے اسباب اور مواقع پر غور کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔ اور مقامی علمائے کرام سے روزمرہ کے مسائل پوچھنے اور رہنمائی حاصل کرنے کا معمول بنانا تاکہ زندگی کے ہر پہلو کے حوالے سے مستقل رہنمائی حاصل ہوتی رہے اور آج کے دور کے فتنوں سے محفوظ رہنا ممکن ہو سکے۔ ان شاء اللہ

جزاء الاعمال کتاب پڑھانے کا تجویز کردہ طریقہ:

- جزاءالاعمال کی تدریس اگرچہ مدرسہ، سکول یا گھر سب جگہ کی جاسکتی ہے، لیکن کوشش ہو کہ پڑھانے والے باعمل عالمِ دین یا علماء کرام سے تعلق اور رہنمائی کے لیے رابطہ رکھنے والے باعمل مسلمان مردو خواتین ہوں۔
(اور اگر ایسا ممکن نہ ہو (جیسے اگر گھر میں والدین پڑھائیں یا سکول میں کوئی بھی استاد) تو پڑھانے والے صرف ان ہدایات کے مطابق ہی اسباق پڑھائیں جو یہاں دی جارہی ہیں، اس کے علاوہ اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہ کریں)
- عالمِ دین یا حافظ قرآن جو تجوید کی مہارت رکھتا ہو وہ کتاب کے اسباق میں موجود قرآنی آیات کی عربی اور ترجمہ پڑھ سکتا ہے لیکن اگر ان کے علاوہ کوئی اس کتاب کی تدریس کرے جو تجوید کی مہارت نہ رکھتا ہو تو وہ اسباق میں موجود قرآنی آیات کی عربی عبارات پڑھنے کے بجائے صرف ان کے ترجمے کو پڑھے، کیونکہ تجوید کی مہارت نہ رکھنے والے افراد سے عربی عبارت پڑھنے میں تلفظ کی غلطی کا احتمال رہتا ہے۔
- کتاب جزاءالاعمال کی تدریس شروع کرنے سے پہلے اوپر ذکر کیے گئے تدریسی مقاصد پر استاد خود اچھی طرح غور و فکر کریں اور پھر اسباق شروع کرنے سے پہلے طلباء کو بھی ان مقاصد سے آگاہ فرمائیں تاکہ وہ یکسوئی اور دھیان سے اسباق پڑھتے ہوئے یہ مقاصد ذہن میں رکھیں۔

- جزاء الاعمال کے عام دستیاب نسخوں کے شروع میں مصنف یعنی حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں جو اگرچہ کتاب کے ابواب کا حصہ نہیں لیکن اگر مناسب لگے تو انہیں بھی ایک نشست میں پڑھا جاسکتا ہے تاکہ پڑھنے والے حضرت کے حالات زندگی سے واقف ہو جائیں۔

پیش لفظ کا عربی خطبہ

کتاب کی ابتدا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے پیش لفظ سے فرمائی ہے جو نہایت ہی اہم ہے۔ اس کی ابتدا درج ذیل مختصر عربی خطبے سے ہوتی ہے اگر پڑھانے والا عالمِ دین ہو تو وہ اس عبارت کی عربی بھی پڑھ سکتا ہے، دیگر اساتذہ صرف اس کا ترجمہ پڑھیں جو کہ کتاب میں موجود نہیں اس لیے آپ حضرات کی سہولت کے لیے یہاں دیا جارہا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تُجْلَبُ النِّعَمُ بِطَاعَتِهٖ وَالنِّقَمُ بِعِصْيَانِهٖ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْاَكْمَلَانِ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِيِّهِ الَّذِىْ جَعَلَ الْعِزَّ لِمَنْ وَالَاهُ وَالذُّلَّ وَالْهَوَانَ عَلٰى مَنْ عَادَاهُ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْيُسْرِ وَالْعُسْرِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَوَفَّقَنَا لِلتَّاَسِّىْ بِهِمْ.

ترجمہ:

تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیئے ہیں جو اطاعت کی وجہ سے برکتیں عطا فرماتا ہے اور نافرمانی کی وجہ سے پکڑ فرماتا ہے۔ اور تمام درود سلام ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جنہوں نے معزز کر دیا اپنے متبعین کو اور رسوا کر دیا مخالفت کرنے والوں کو اور سلام ہو انکی آل پر اور اصحاب پر جنہوں نے آپکا ساتھ دیا اچھے اور برے وقت میں تنگی اور آسانی میں اللہ ان سے راضی ہو۔

اوپر مذکور ابتدا کے اس مختصر عربی خطبہ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے گویا سمندر کوزے میں بند کر دیا ہے۔ یہ خطبہ اس لائق ہے کہ اس کے ہر لفظ پر غور کیا جائے اور گہری نظر سے اس کے ہر لفظ کو دل میں اُتارا جائے کہ اس میں مختصر طور پر دنیا اور آخرت کی کامیابی اور ناکامی کا معیار اور اس کی اہمیت واضح کر دی گئی ہے۔

پیش لفظ

پیش لفظ میں حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے جزاء الاعمال کا یہ کتابچہ مرتب کرنے کے دو مقاصد بیان فرمائے ہیں جس میں کتاب و سنت و ملفوظات محققین سے یہ واضح کر دینا مقصود ہے کہ :-

اول۔ اعمال کی جزاء اور سزا دنیا میں بھی واقع ہوتی ہے.

دوم۔ اور یہ ثابت کر دینا مقصود ہے کہ ثمراتِ آخرت میں اور دنیا کے اعمال میں بہت گہرا تعلق ہے۔

کتاب پڑھانے والے پیش لفظ کے درج بالا حصے پر بہت اچھی طرح سے غور و فکر کریں اور آج کے حالات کے تناظر میں بھی ان تقاضوں کو کھول کر بیان کر دیں تا کہ پڑھنے والے اس کی اہمیت اور ضرورت سے واقف ہو جائیں۔

پھر اس کے بعد حضرت نے تفصیل بیان فرمائی ہے کہ یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کی گئی ہے۔ جس کی ترتیب یہ ہے:-

مقدمہ: اس امر کے اجمالی بیان میں کہ اعمال کو جزا اور سزا میں دخل ہے۔

باب اول: اس بیان میں کہ گناہ کرنے سے دنیا کا کیا کیا نقصان ہے۔

باب دوم: اس بیان میں کہ اطاعت وعبادت کرنے سے دنیا کا کیا کیا نفع ہے۔

باب سوم: اس بیان میں کہ گناہ میں اور سزائے آخرت میں کیسا قوی تعلق ہے۔

باب چہارم: اس بیان میں کہ اطاعت کو جزائے آخرت میں کیسا کچھ دخل و تاثیر ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں موجود تفصیل پر بہت توجہ اور دھیان سے غور کرنے کی ضرورت ہوگی تاکہ آگے چل کر بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔ ان شاء اللہ

کتاب پڑھاتے ہوئے استاد کے پیش نظر یہ بات ہونی چاہیے کہ اس کتاب "جزاء الاعمال" کی تعلیم کا مقصد صرف تحریر کو پڑھنا اور آگے بڑھ جانا نہیں ہے، بلکہ اس کے ہر لفظ اور ہر جملے پر غور کرتے ہوئے چلنا ہے اگرچہ کتاب مکمل کرنے میں ایک سال ہی کیوں نہ لگ جائے۔ کیونکہ اس کتاب کی تدریس کا مقصد صرف معلومات میں اضافہ نہیں بلکہ روحانی اور عملی کردار سازی ہے جو طلباء کی دنیا اور آخرت کی زندگی سوارنے کا باعث بنے گی۔ ان شاء اللہ

مقدمہ

مقدمہ اس امر کے اجمالی بیان میں ہے کہ اعمال سبب ہیں جزا اور سزا کا یعنی دنیا اور آخرت میں اعمال کی جزا اور سزا واقع ہوتی ہے اس حوالے سے مقدمہ کے زیل میں مجموعی طور پر 12 آیات مبارکہ ذکر کی گئی ہیں۔ یہ آیات مبارکہ یہ ثابت کر رہی ہیں کہ اعمال کے صادر ہونے اور ان کی جزا اور سزا کے واقع ہونے میں لازمی اور یقینی تعلق موجود ہے۔

مقدمہ کو پڑھانے کے حوالے سے ضروری ہدایات:-

- مقدمہ میں بیان کردہ آیات مبارکہ جن کی تعداد 12 ہے ان کو سمجھنا اور ان پر غور کرنا اس کتاب سے بھرپور استفادہ کے لیے نہایت ضروری ہے۔
- اگر کتاب پڑھانے والے عالم دین حافظ یا قاری ہوں تو آیات کی عربی بھی پڑھ سکتے ہیں دیگر صرف ترجمہ پڑھیں۔
- پڑھانے والے اگر عالم دین ہوں تو ہر آیت کے ترجمہ پر غور و فکر کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے چلیں۔ اگر عالم دین نہیں تو صرف ترجمہ پڑھنے پر اکتفا کریں۔
- کوشش کی جائے کہ مقدمہ میں مذکور آیات مبارکہ کے تراجم کو ایک سے زیادہ بار پڑھ لیا جائے۔

ذیل میں کتاب کے چاروں ابواب کو پڑھانے کے اسلوب پر روشنی ڈالی گئی ہے

پہلا باب 27 فصل پر مشتمل ہے
اس بیان میں کہ گناہ کرنے سے دنیا کا کیا نقصان ہے

دوسرا باب 27 فصل پر مشتمل ہے
اس بیان میں کہ طاعت وعبادت واعمال صالحہ سے دنیا کا کیا نفع ہے

تیسرا باب 6 فصل پر مشتمل ہے
اس بیان میں کہ گناہ میں اور سزائے آخرت میں کیسا قوی تعلق ہے

چوتھا باب 8 فصل پر مشتمل ہے
اس بیان میں کہ طاعت کو جزائے آخرت میں کیسا کچھ دخل وتاثیر ہے

خاتمہ 10 فصل پر مشتمل ہے
بعض اعمال مخصوصہ کے بیان میں جو زیادہ مفید یا مضر ہیں
اور عوام کے بعض شبہات کا جواب

مذکورہ بالا ابواب اور آخر کے خاتمہ کے عنوانات اور فصلوں کی تعداد یہاں لکھ دی گئی ہے تاکہ پڑھانے والوں کے ذہن میں پڑھانے کی ترتیب کو ایک نقشہ قائم ہو جائے۔

کتاب کو مکمل کرنے کا مجموعی دورانیہ اپنی سہولت کے مطابق رکھا جا سکتا ہے جو کم سے کم ایک مہینہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال تک ہو سکتا ہے۔

پڑھانے کے حوالے سے کچھ باتیں تو اس کتابچہ ہدایات کے شروع میں ذکر کی گئی تھیں ان کے مطابق کتاب کو پڑھاتے ہوئے اس بات کالحاظ رکھا جائے کہ اگر کوئی عالم فاضل کتاب پڑھائے تو قرآن وحدیث کے حوالوں کے ترجمہ و تفسیر پر بھی غور کرتا جائے اور اگر کوئی غیر عالم پڑھائے تو بغیر عربی عبارت پڑھے صرف ترجمے پر اکتفا کرتے ہوئے کتاب کی باقی تحریر پر توجہ رکھے۔

اگر کتاب کو مکمل کرنے کی جلدی نہ ہو تو اہم عبارات کو لکھنے کی ترغیب و ترتیب بنالی جائے تاکہ زیادہ فائدہ ہو سکے اور یہ کتاب استاد سے پڑھنے والوں کو آگے خود سے پڑھانے کی ترغیب و حوصلہ بھی مل سکے کہ وہ بھی اپنے مقام پر اسے عام پڑھانے کی ترتیب بنائیں چاہے ہفتہ وار 15 منٹ یا آدھا گھنٹہ ہو یا صرف مہینے میں ایک بار چاہے اپنے گھر پر یا مقامی مسجد میں یا اپنے دکان یا دفتر میں۔

موجودہ دور میں فتنوں کی کثرت اور لایعنی اور لغو کے ابتلا اور آخرت سے غفلت کی بنا پر ہر حال میں یہ پڑھنا پڑھانا فائدہ مند ہی ہو گا۔ ان شاءاللہ۔

تجویز: مدارس یا تعلیمی اداروں میں پڑھائے جانے کی صورت پر تکمیل کے بعد "دورہ جزاء الاعمال" کی سند بھی دینا حوصلہ افزائی و ترغیب کا باعث ہو سکتا ہے۔ ان شاءاللہ

اس دستاویز میں فراہم کی گئی تفصیلات کے حوالے سے کسی طرح کے بھی سوال کے لیے آپ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

برائے رابطہ:

بیت الحکمہ ایجوکیشن سسٹم
92-321-510-83-82 - 92-333-510-510-4